❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

ایک مومن کی روحانی سروسز

اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے:

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (الشوریٰ:10)

کیا اُنہوں نے اس کے سوا دوست پکڑ رکھے ہیں؟ پس اللہ ہی ہے جو بہترین دوست ہے اور وہی ہے جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تو شفا مجھے
تیری رضا کا ہوں میں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے
ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اس طرف بھی ہو
بحرِ گنہ میں ڈوب رہا ہوں بچا مجھے

معزز سامعین! ہم جماعتی سطح پر بھی اور نجی طور پر بھی عیدین کے بعد Get to gather کرتے ہیں۔ جسے ہم عید ملن پارٹیز کا نام دیتے ہیں۔ جماعتی سطح پر ہونے والے اِس قسم کے فنکشنز میں غیر از جماعت خیر خواہوں کو بھی مدعو کیا جاتا ہے اور نجی و فیملی عید ملن فنکشنز میں افرادِ خاندان جب اکٹھ کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے مل کر محبت بڑھتی ہے۔ ایک دوسرے کے حال احوال کا علم ہوتا ہے۔ عیادت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ نماز باجماعت ادا ہو کر 27 گنا ثواب ملتا ہے۔ خاندانوں میں پلنے والی ناراضگیاں دُور ہوتی ہیں۔ اِس طرح اَور بہت سے فوائد کا احاطہ ان محافل سے ہوتا ہے۔ اِسی طرح کی ایک محفل سالِ رواں کی عید الفطر کے معاًبعد منعقد ہونے والی ایک عید ملن پارٹی، مبارک محفل بن گئی۔ جس میں مجھے شامل ہونے کا موقع میسّر آیا۔ اس محفل میں تین چار نوجوان بھی شامل تھے جن میں سے دو تو ٹیکسی کرتے ہیں اور وَن سوِنّی گاڑیوں (Cars) کے متعلق وافر تعداد میں معلومات رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے اپنے تجربات کی بناء پر برطانیہ کی سڑکوں پر دوڑنے والی گاڑیوں پر اچھے اور بُرے (Positive & Negative) رنگ میں تاثرات بیان کرنے شروع کر دیئے۔ مختلف کمپنیوں کی گاڑیوں کے انجن سے بات شروع ہوئی۔ یہ مضبوط انجن والی گاڑی ہے۔ اِس کا انجن مضبوط نہیں ہے۔ اس گاڑی کا ٹربو معیاری نہیں ہے۔ اِس کا انجن تیل کھاتا ہے۔ اِس گاڑی کا سٹرکچر Comfortable نہیں ہے۔ گاڑی ڈرائیو کرنے والا جلد تھک جاتا ہے۔ سواریاں بھی Compfort محسوس نہیں کرتیں۔ الغرض Airfilter سے لے کر Oilfilters سے بات ہوتی ہوئی کہیں سے کہیں نکل گئی۔ ابھی اِن مختلف کمپنی کی گاڑیوں کے معیاری یا غیر معیاری ہونے پر بات چل ہی رہی تھی کہ کسی نے گیراج میں گاڑیوں کی مرمّت کی بات کر ڈالی تو بات اِس طرف چل نکلی کہ گیراج کے مالکان کس طرح گاہک کے ساتھ ڈیل کرتے ہیں۔ اِن کا ایک ہی حل ہوتا ہے کہ وہ کمپیوٹر لگا کر گاڑی کے انجن کے نقائص تلاش کرتے ہیں۔ کمپیوٹر کے نشان دہی کئے گئے پُرزے کو تبدیل کرنے کے بعد بھی اگر نقص نہ جائے تو گیراج کے مالک معذرت کر دیتے ہیں۔ بات آگے بڑھتی بڑھتی مین ڈیلر سے گاڑی خریدنے اور اُسی سے گاڑی کی مرمّت کروانے تک جا پہنچی کہ مین ڈیلر سے گاڑی خریدنا گو مہنگا پڑتا ہے مگر گارنٹی کے ساتھ ساتھ فری سروسز بھی ہو جاتی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

سامعین! گویہ باتیں دلچسپ بھی تھیں اور مَیں بہت دلچسپی سے اِن کو سُن بھی رہا تھا۔ مگر بہت زیادہ طول پکڑنے سے مَیں بور بھی ہونے لگا۔ نماز کا وقت بھی ہو رہا تھا۔ میرے اندر کے "مشاہدات" نے کروٹ لی اور اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب، دلچسپ اور انوکھا مضمون سمجھایا تو مَیں نے اپنے برخورداران کی بات میں مداخلت کی اور یہ عید ملن اجتماع ایک چھوٹے سے مِنی تربیتی اجلاس میں تبدیل ہوگیا۔ مَیں نے اِن نوجوانوں کو مخاطب ہو کر کہا کہ آپ آدھ پون گھنٹے سے مختلف گاڑیوں کے سٹرکچرز اور انجن پر بات کر رہے ہیں اور اِن کے فوائد اور نقصانات پر بات ہو رہی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا آپ اس مبارک موقع پر انسان کی ساخت اَور اُس کی شخصیت پر بات کرتے۔ اِس کے پروڈیوسر اللہ تبارک وتعالیٰ پر بات ہوتی۔ اُس کے احسانات کو یاد کرتے۔

مَیں نے بات کا آغاز کرتے ہوئے اپنے برخورداران کو بتایا کہ جس طرح ہر کمپنی کی کار کی خاصیّت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ اُن کا فنکشنز مختلف ہوتا ہے۔ یہاں تو اِن کاروں کو بنانے کے مائنڈز (Minds) مختلف ہوتے ہیں لیکن انسان کو بنانے والا صنّاع تو ایک ہی ہے لیکن ایک ماں کی کوکھ سے پیدا ہونے والے بچوں کی نقش، شکل وصورت اور رنگ وغیرہ پیدائشی طور پر مختلف ہوتے ہیں۔ اُن کی عادات میں بہت فرق ہوتا ہے۔ اُن کی ذہنی کیفیتیں نہ صرف مختلف ہوتی ہیں بلکہ موثرہ و متاثرہ کیفیتیں مختلف ہوتی ہیں۔ والدین اور اساتذہ ایک ہی ماں کے پیٹ سے جنم پانے والے بچوں کو اُن کے طبائع کے مطابق deal کرتے ہیں حتّٰی کہ جڑواں بچوں میں بھی ایک جیسی مماثلتیں اور کشش نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان بہن بھائیوں میں اور دیگر انسانوں کے اندر جو انجن فِکس کر رکھے ہیں۔ اُن تمام کے فنکشنز باوجود ایک خالق اور صانع ہونے کے مختلف ہیں۔ اُن کی ادائیں اور حرکات مختلف ہیں۔

سامعین! پھر انسانوں کی اِن ٹوٹی پھوٹی حرکات کو درست کرنے، سنوارنے اور اِن کی مرمّتوں کے لئے اللہ تعالیٰ (جو مین ڈیلر ہے) نے مختلف گیراج مقرر کر رکھے ہیں۔ اُن میں ایک گیراج مساجد، بیوت الذکر یا نماز سنٹرز ہیں۔ جہاں ہم احمدی مسلمان روزانہ پانچ وقت اپنی روحانی مرمّتوں کی خاطر حاضر ہوتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو ایک صاف جاری پانی سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ جس طرح ایک شخص جو روزانہ پانچ دفعہ نہر میں نہائے تو اُس کے جسم پر مَیل کچیل نہیں رہتی اسی طرح پنجوقتہ نماز کی ادائیگی سے ایک مؤمن کے روحانی جسم پر کوئی مَیل نہیں رہے گی۔ حضورؐ نے یہ مثال دے کر معاً بعد فرمایا یَمۡحُو اللّٰہُ بِہِ الۡخَطَایَا (بخاری کتاب المواقیت) کہ اللہ تعالیٰ اِن نمازوں کے ذریعہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

مساجد کے ذریعہ مومن کی مرمّتوں کا سلسلہ تو اُس کی قیام گاہ سے شروع ہو جاتا ہے۔ جب وہ نیّت کرکے وضو کرتا ہے اور صحیح طریق پر وضو کرتا ہے تو ہر عضو سے اُس کے جُڑے ہوئے تمام گناہ جَڑ جاتے ہیں۔ پھر جب وہ چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے تو ایک قدم اُٹھانے سے ایک نیکی اُس کے حق میں لکھی جاتی ہے اور ایک بدی مٹائی جاتی ہے اور جب وہ باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو 27 گنا اُسے زیادہ ثواب مل رہا ہوتا ہے۔

(مسلم کتاب المساجد)

سامعین! مَیں نے جب مسجد کا پوری طرح جائزہ لیا تو ایک طرف نماز جمعہ کے فضائل وبرکات اور اُس کے آداب ایک چارٹ پر درج تھے جس کو عنوان دے رکھا تھا۔ "جمعہ سروس"۔ یہ جامع مسجد تھی اور جامع مسجد وہ ہوتی ہے جہاں جمعہ سروس ہو۔ گو ہمارے ہاں مساجد کے ساتھ "جامع" لکھنے کا رواج نہیں ہے کیونکہ قریباً ہر مسجد میں جمعہ سروس ہو رہی ہوتی ہے۔ جمعہ سروس کے الفاظ سے میرا دھیان فوری طور پر گاڑیوں کی سروس کروانے کی طرف چلا گیا۔ ہمارے پاکستان میں جب گاڑی کو سروس کے لئے کسی سروس اسٹیشن پر لے جائیں تو سروس اسٹیشن کا مالک سب سے پہلے پوچھتا ہے کہ فُل سروس کروانی ہے یا پھر صرف پانی سے صاف کروانی ہے۔ جب اُسے فُل سروس کہا جائے تو وہ گاڑی یا کار کی ہر چیز باہر نکال کر اُن کو الگ سے صاف کرتا ہے اور گاڑی کی صفائی کیمیکلز سے کرتا ہے اور گاڑی چمک کر سروس اسٹیشن سے باہر آتی ہے۔ نماز جمعہ کی ایسی ہی روحانی سروس ہے جو انسان کو اجلیٰ اور مصفّٰی کر دیتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے بہت سے فضائل بیان فرمائے ہیں اور فرمایا ہے کہ ایک جمعہ کی ادائیگی کے بعد دوسرے جمعہ کی ادائیگی سے دونوں جمعوں کے درمیان دنوں کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بالخصوص وہ نماز جمعہ جو آج کے امام اور خدا کے نمائندہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں ادا کی گئی ہو تو ایک مؤمن کی اندر تک روحانی سروس ہو جاتی ہے۔ مَیں ایک سال جب پاکستان سے جلسہ سالانہ برطانیہ میں شمولیت کے لئے آیا اور ڈیڑھ ماہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں رہ کر، خطبات جمعہ براہ راست سُن کر، دوملاقاتوں سے فیض پانے کے بعد جب واپس پاکستان لوٹنے لگا تو خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ حضور! ڈیڑھ ماہ آپ کے فیض سے اپنی روحانی بیٹری چارج کروانے کے بعد واپس لوٹا ہے۔ حضور انور سے اجازت کا خواہشگار ہوں۔

سامعین! ابھی مَیں مسجد سے متعلقہ ایک مومن کی روحانی سروسز کا جائزہ لے رہا تھا کہ مجھے مسجد کے ایک کونے میں نوٹس بورڈ آویزاں نظر آیا جس پر ایک کاغذ پر ”دیگر سروسز“ کے عنوان سے ایک مؤمن کے دل اور اندرونے کے صفائی ستھرائی کا لائحہ عمل درج تھا جس کو تفصیل سے پڑھ کر خوشی کی انتہا نہ رہی کہ جماعت احمدیہ کی تمام ذیلی تنظیموں کے پروگرامز اور اجلاسات وتربیتی وعلمی کلاسز کا شیڈول درج تھا۔ جن کے ذریعہ احمدی ناصر، خادم، طفل، لجنہ ممبرات اور ناصرات کی اصلاح وتربیت ہوتی ہے۔

مساجد کے ذریعہ اصلاحِ نفوس کی بات چل رہی ہے تو میرا دھیان ایک اور گیراج کی طرف منتقل ہوا اور جس کو رمضان کا نام دیا گیا ہے۔ اِس کا بھی کافی حصّہ مساجد سے تعلق رکھتا ہے۔ گویہ شروع سے لے کر اخیر تک اصلاح نفوس کا ذریعہ ہے لیکن پنجوقتہ نماز، تراویح اور درسُ القرآن واحادیث ایک مومن کا رخ بدل دیتے ہیں۔ گھروں میں تلاوتِ قرآن، نوافل، تسبیحات، درود شریف کا ورد اور دعائیں بھی ایک مومن کے اندر روحانی تبدیلی کا پیغام لے کر آتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے رمضان کو گاڑیوں میں لگے Navigator سے تشبیہہ دی ہے۔

اِن کے علاوہ اصلاحِ احوال کے کون کون سے گیراج کا نام لوں۔ انفرادی طور پر روزانہ کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کو پکارنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، بڑوں کا احترام، والدین سے حسن سلوک اور مسلسل گھر میں بزرگوں کی گاہے بگاہے نصائح یہ سب اصلاح نفوس کے ذرائع اور گیراج ہیں۔

ہر جمعہ کو ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہیں یہ خطبات بھی ہماری اصلاح کا ایک ذریعہ ہیں۔ ان خطبات کو سنیں اور دیکھیں کہ ہمارے پیارے حضور ہمیں کس نیکی کا حکم دے رہے ہیں اور ہم نے ان کی باتوں پر عمل کرنا ہے۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہماری اصلاح کے لیے خلیفہ وقت کے قیمتی ارشادات ہیں جبکہ دنیا ان سے محروم ہے۔ MTA دیکھیں۔ وہ ہماری اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

روحانی اصلاح کا ایک ذریعہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ہے کیونکہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تزکیہ نفس کرتی ہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمیں اس امام مہدی اور مسیح محمدی کو ماننے کی توفیق ملی اور ان روحانی خزائن کا ہمیں وارث ٹھہرایا گیا اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم ان بابرکت تحریروں کا مطالعہ کریں تاکہ ہمارے دل اور ہمارے سینے اور ہمارے ذہن اس روشنی سے منور ہو جائیں کہ جس کے سامنے دجال کی تمام تاریکیاں کافور ہو جائیں گی اللہ کرے کہ ہم اپنی اور اپنی نسلوں کی زندگیاں ان بابرکت تحریرات کے ذریعہ سنوار سکیں“

(پیغام حضور انور۔ بر موقع اشاعت روحانی خزائن کمپیوٹرائزڈ ایڈیشن مورخہ 10 اگست 2008ء)

سامعین! الغرض ایک مؤمن کے اندر ایک انجن فِٹ ہے۔ جسے انسان حسبِ توفیق اسے چلا کر اللہ تعالیٰ کی طرف اپنا سفر جاری رکھتا ہے اور وقتاً فوقتاً اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے گیراجوں میں اپنی سروس کروا کر اپنی چال میں تیزی لاتا ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ دیکھتے ہوئے یہ دعا پڑھتے تھے:

اللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي، فَأَحْسِنْ خُلُقِي

(مسند احمد بن حنبل۔ حدیث: 3823)

اے اللہ! جس طرح تو نے میری صورت اچھی بنائی ہے، ویسے ہی میرے اخلاق کو بھی اچھا کر دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذاتی اصلاح کے لیے جن امور کی ضرورت ہوتی ہے اُن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لیے زندگی بسر کرو اور اس کے لیے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“

پھر آپؑ نے فرمایا کہ:

”اپنے ایمانوں کو وزن کرو۔ عمل ایمان کا زیور ہے۔ اگر انسان کی عملی حالت درست نہیں ہے تو ایمان بھی نہیں ہے۔ مومن حسین ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اُسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے۔ اگر وہ بد عمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا

ہے تو اُس کو اعمال میں ایک خاص لذّت آتی ہے اور اُس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اُسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 249 ایڈیشن 1988ء)

فرمایا:

"تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ اور اس میں ایک ایسی چمک ہو کہ دوسرے اسے قبول کر لیں کیونکہ جب تک اس میں چمک نہ ہو، کوئی اس کو قبول نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 181)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

"حقیقت میں تو ہر نیکی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرنے کا حکم فرمایا ہے، اُس کا حصول اور ہر برائی جس سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے، اُس سے نہ صرف رکنا بلکہ نفرت کرنا عملی اصلاح کی اَصل اور جڑ ہے۔ پس ہم تب حقیقی مسلمان کہلائیں گے، ہم تب زمانے کے امام کی حقیقی جماعت کے فرد کہلائیں گے جب نیکیاں اور اعلیٰ اخلاق ہم میں پیدا ہوں گے، جن کے پیدا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک حقیقی مسلمان کو حکم دیا ہے۔ اور دوسری طرف بدی سے انتہائی کراہت کے ساتھ نفرت ہو..... کیا ہم میں سے ہر ایک بھرپور کوشش کرتے ہوئے اپنی اس طرح عملی اصلاح کر رہا ہے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے جو ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے، یہ پوچھتی ہے کہ کیا ہم نے سچائی کے وہ معیار قائم کر لئے ہیں کہ جھوٹ اور فریب ہمارے قریب بھی نہ پھٹکے؟ کیا ہم نے اپنے دنیاوی معاملات سے واسطہ رکھتے ہوئے آخرت پر بھی نظر رکھی ہوئی ہے؟ کیا ہم حقیقت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایک بدی سے اور بدعملی سے انتہائی محتاط ہو کر بچنے کی کوشش کرنے والے ہیں؟ کیا ہم کسی کا حق مارنے سے بچنے والے اور ناجائز تصرف سے بچنے والے ہیں؟ کیا ہم پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہمیشہ دعا میں لگے رہنے والے اور خدا تعالیٰ کو انکسار سے یاد کرنے والے ہیں؟ کیا ہم ہر ایسے بدرفیق اور ساتھی کو جو ہم پر بد اثر ڈالتا ہے، چھوڑنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ماں باپ کی خدمت اور اُن کی عزت کرنے والے اور امورِ معروفہ میں اُن کی بات ماننے والے ہیں؟ کیا ہم اپنی بیوی اور اُس کے رشتہ داروں سے نرمی اور احسان کا سلوک کرنے والے ہیں؟ کیا ہم اپنے ہمسائے کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے محروم تو نہیں کر رہے؟ کیا ہم اپنے قصوروار کا گناہ بخشنے والے ہیں؟ کیا ہمارے دل دوسروں کے لئے ہر قسم کے کینے اور بُغض سے پاک ہیں؟ کیا ہر خاوند اور ہر بیوی ایک دوسرے کی امانت کا حق ادا کرنے والے ہیں؟ کیا ہم عہدِ بیعت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی حالتوں کی طرف نظر رکھنے والے ہیں؟ کیا ہماری مجلسیں دوسروں پر تہمتیں لگانے اور چغلیاں کرنے سے پاک ہیں؟ کیا ہماری زیادہ تر مجالس اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کرنے والی ہیں؟ اگر ان کا جواب نفی میں ہے تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے دُور ہیں اور ہمیں اپنی عملی حالتوں کی فکر کرنی چاہئے۔ اگر اس کا جواب ہاں میں ہے تو ہم میں سے وہ خوش قسمت ہیں جن کو یہ جواب ہاں میں ملتا ہے کہ ہم اپنی عملی حالتوں کی طرف توجہ دے کر بیعت کا حق ادا کرنے والے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 6/دسمبر 2013ء)

پھر حضورِ ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس انسانی زندگی کا ہر قدم بڑا پھونک پھونک کر اُٹھنا چاہئے جہاں خالص خدا تعالیٰ کی رضا مقدم ہو، جہاں عقیدے میں پختگی ہو وہاں اعمال کی بھی ایسی اصلاح ہو کہ دنیا کو نظر آ جائے کہ ایک احمدی اور دوسرے میں کیا فرق ہے؟ پس ہمیں اس بات پر نظر رکھنی چاہئے کہ تمام قسم کی برائیوں سے بچنا ہے۔ تمام قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنا ہے تاکہ عملی طور پر اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے چھوٹوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے نوجوانوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے لئے نمونہ بنیں۔ اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے لئے نمونہ بنیں، اپنی عملی حالتوں میں ہر چھوٹا بڑا وہ معیار حاصل کرے کہ ہر قسم کی بدی اور برائی کا بیج ہم میں سے ہر ایک میں ختم ہو جائے، اُس کی جڑ ہی ختم ہو جائے۔ اگر افرادِ جماعت میں سے ہر ایک نے اپنی مکمل اصلاح کی کوشش نہ کی تو جماعت میں ہر وقت کسی نہ کسی قسم کی برائی کا بیج موجود

رہے گا اور موقع ملتے ہی وہ پھلنے پھولنے لگ جائے گا، پھوٹنے لگ جائے گا۔ پس ہر قسم کی برائیوں کی جڑوں کو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر سے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہم ہر قسم کی برائیوں کو جماعت میں سے ختم کر کے عملی اصلاح کی حقیقی تصویر بن سکتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 30/مارچ 2012ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کی توفیق دے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

۞۞۞۞